حاجی ملک ماہر کرنالی

نذرِ شورش

ہاں! وہ شورش جو خودی کے جام چھلکاتا رہا
آتشِ احساس ہر سینے میں سلگاتا رہا

جس کی تحریروں میں تابندہ تھا رنگِ بوالکلام
جو بخاری کی طرح جلسوں کو گرماتا رہا

جس نے کی شعر و صحافت میں ظفر کی پیروی
جو قلم سے کاکلِ فطرت کو سلجھاتا رہا

جس نے للکارا ہے ہر دم آمرانِ وقت کو
جو نظامی کی روش سے حوصلہ پاتا رہا

جس کے جذبوں کو کوئی پابند کر سکتا نہ تھا
قید میں جو حریت کے زمزمے گاتا رہا

ملک و ملت کا جسے رہ رہ کے آتا تھا خیال
اپنے نغموں سے جو ہر اک دل کو تڑپاتا رہا

اپنے قول و فعل سے جو اپنے ہر اک لفظ کو
دم بدم سچائی کا مفہوم پہناتا رہا

ہاں! وہ رندِ لم یزل، جو نعرۂ توحید سے
شرک اور بدعات کے عشرت کدے ڈھاتا رہا

مصلحت آمیزیوں سے کام نہ جس نے لیا
جرم حق گوئی میں جو تیر ستم کھاتا رہا

فتنۂ مرزائیت جس نے کچل کر رکھدیا
جو شبانہ روز طوفانوں سے ٹکراتا رہا

جو تہہ دل سے بنام سرفروشانِ ازل
عظمتِ اسلاف کے پرچم کو لہراتا رہا

جس نے رکھا ہے سدا، خود اعتمادی کا بھرم
جو وقار و تمکنت کے راز سمجھاتا رہا

اہلِ دل کو گدگدی کرتا رہا ہے بار ہا
اپنے شعروں سے نقابِ حسن سرکاتا رہا

رات دن کی جس نے حرف و صوت سے نشتر زنی
عمر بھر جو قوم کا نباضؔ کہلاتا رہا

راس نہ آیا اسے ماہر! یہ دورِ فکر و فن
چھوڑ کر دارالمحن ، فردوس کو جاتا رہا

خورشید احمد صدف

بیادِ شورش کاشمیریؒ

شورش کا سدا نام زمانے میں رہے گا
جو بھی دیا پیغام زمانے میں رہے گا

حق گوئی و بے باکی تیرا کام تھا شورش
دنیائے صحافت میں سرِ بام تھا شورش

آزاد و ظفر کا تو، تُو ارمان تھا پیارے
اور شاہ بخاریؒ پہ قربان تھا پیارے

تہذیب کے ہر باب میں تو زندہ رہے گا
دنیائے صحافت میں تو پائندہ رہے گا

دنیا تجھے ہر طور بھلا ہی نہیں سکتی
تاریخ ترا نام مٹا ہی نہیں سکتی